بکثرت احوال منافقوں کے بیان فرمائے ہیں تاکہ تمام امت ان سے احتراز کرے۔ (الفوز الکبیر) اس لئے ہم بھی اگر ایک مثالی مسلمان ہونے کا دعویٰ کریں تو ان گندی پلید صفات سے پناہ طلب کرنا ان سے دور رہنا یہ ہماری ذمہ داری اور ایمان کی پختگی کی علامت ہے۔

الغرض:

ابو داؤد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے: قالت سمعت رسول الله يقول ان المومن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم

فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے مومن خوش اخلاقی کی بدولت تمام رات کے عبادت گزاروں اور دن کے روزے داروں کے برابر ثواب پاتا ہے۔ اور ابوالدرداء سے ایک روایت ہے کہ: قال ما من شئی اثقل فی المیزان من حسن الخلق ۔

فرمایا میزان عمل میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابوداؤد) اور ان صفات کے علاوہ استقلال اور عزم صمیم۔ غریب نوازی اور صلہ رحمی، محبت، جہاد صبر آزمائی، مبلغ اسلام اور جو بھی کوئی معاملات پیش آئے تو ایک متوکل علی اللہ کے مہذب طریقے کو اختیار کرنا یہ بھی ایک مثالی مسلمان ہونے کی علامتیں ہیں پھر آخر میں اس مسلمان بننے کے خیال کرنے والوں کو ایک ضروری صفات سے گوش گزار کرتا ہوں کہ ہم میں سے جو ایک مسلمان کی مثال ڈھونڈنے کا ارادہ رکھتا ہے تو ہم ہر وقت تصور آخرت کو سامنے رکھیں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے: کل نفس ذائقة الموت ـ سے اشارہ کرکے تمام مخلوقات کو یہ عام اطلاع دی ہے کہ ہر جاندار مرنے والا ہے۔ کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام ـ یعنی اس زمین پر جتنے ہیں سب فانی ہیں صرف تیرے رب کا چہرہ باقی ہے جو بزرگی اور انعام والا ہے۔ (الرحمٰن: ۲۷۔۲۶)

زبان سے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

زندگی کا روشن پہلو

مولانا عبدالرحمن عزیز

{خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث مری}

میں ایک بیمار عورت دیکھنے جایا کرتا تھا اس کے کمرے میں ایک گلاب کا پودا لگا ہوا تھا جو دریچے میں رکھا ہوا تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ صرف پودے میں ایک پھول لگا ہوا ہے۔ اور اس کا رخ روشنی کیطرف تھا۔ جب میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بیمار عورت نے مجھے بتایا کہ اس کی بیٹی نے کئی مرتبہ اس کا رخ اندھیرے (اندر) کی طرف کرنا چاہا مگر ہر دفعہ پھول پھر کر روشنی کی طرف ہوگا گویا پھول کو اندھیرے سے نفرت ہے۔ اس پھول نے مجھے یہ سبق سکھایا کہ تاریکی کی طرف رخ نہ کریں بلکہ ہمیشہ زندگی کے روشن پہلو کو مدنظر رکھیں۔ (معاشرت نبوی اور جدید سائنس ص40)

دنیا میں رونما ہونے والے ہر واقعے کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ تاریک پہلو اور روشن پہلو اگر آپ زندگی میں فتح مندی کے آرزومند ہیں اور آسودگی کے بھرپور زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کیلئے بنیادی شرط یہ ہے کہ آپ پرعزم، خوش مزاج، اور ہمیشہ زندگی کے روشن پہلو پر نظر رکھیں۔

آپ نے بہت سارے لوگ دیکھے ہیں جو ہر وقت پریشان و غمگین رہتے ہیں۔ افسردگی ان کے چہرے پر چھائی رہتی ہے۔ شکایت و بیزاری سے ان کی زبان لتھڑی رہتی ہے۔ ان کی زندگی میں کبھی خوشی کا دن آیا ہی نہیں۔ اس کے برعکس ایسے لوگ بھی مشاہدے میں آئے ہوں گے جو ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ چہچہاتے رہتے ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو کبھی دکھ پہنچا ہی نہیں۔ بلکہ ہنس کر رہنا وہ جان چکے ہوتے ہیں۔

دنیا ایک بے رنگ حوض ہے جو جس نظر سے دیکھے گا اس کو وہی رنگ دکھائی دے گا۔ غمگین کو پریشانیوں کی جہنم، جبکہ مسرتوں کے متلاشیوں کو ہر طرف شادمانی چھلکتی نظر آئیں گے۔ ایک کمزور بیج روشنی کی سمت سفر شروع کرتا ہے۔ تو نرم و نازک کونپل مٹی کے تودوں کو اور چٹانوں کو چیر کر رکھ دیتی ہے۔ اور کوئی چیز اس کا راستہ نہیں روک سکتی۔ ہیرے کو روشنی کی سمت رکھیں، تو تھوڑی دیر کے بعد تاریکی کی طرف سے بھی چمکنے لگتا ہے۔ انسانی ذہن کا رخ روشنی کی طرف کریں تو ساری دنیا کو روشن کرسکتا ہے۔

ہمیں اپنے سفر کو روشنی کی طرف کرنا چاہئے۔ ایک نہ ایک دن روشنی تک پہنچ جائیں گے۔ بشرطیکہ ہماری نظریں بلندی کی جانب ہوں۔ اور سفر خندہ روی سے جاری رکھا جائے اور پرامید ہو کر قدم بڑھایا جائے۔ خوش مزاجی، اور خندہ روی کی طاقت ہر پریشانی اور مایوسی کو ہمیشہ کیلئے ختم کردیتی ہے۔